نوحہ

کھا کے برچھی باپ کو اکبرؑ نے جب آواز دی
پہنچے رن میں ٹھوکریں کھاتے حسین ابنِ علیؑ
سامنے شہؑ کے پسر نے موت کی ہچکی جو لی
پیٹ کے سر اپنا کہتے تھے یہی سبطِ نبیؑ

تُو نے سینے پہ کھائی ہے برچھی چین ملتا نہیں مجھے اکبرؑ
ریت پر تُو نے ایڑیاں رگڑیں میری نظروں کے سامنے اکبرؑ

دیکھ آیا ہے قاصدِ صغرؑا اِس کو میں کیا جواب دُوں بیٹا
پوچھتا ہے کہاں ہے نورِ نظر اب بتاؤں میں کیا اِسے اکبرؑ

تُو نے اِس تشنگی کے عالم میں آج وقتِ سحر اذاں دی تھی
عصر کا وقت ہونے والا ہے اٹھ کے پھر سے اذان دے اکبرؑ

تیری آواز پر میں خیمے سے ٹھوکریں بن میں کھاتا آیا ہوں
تیری آواز نے رُلایا ہے مجھ کو سارے ہی راستے اکبرؑ

تُو نے مانگا تھا مجھ سے اے بیٹا پر نہ میں تجھ کو دے سکا پانی
بن میں رنج و الم کے طوفاں میں ایک یہ غم بھی ہے مجھے اکبرؑ

جس نے اٹھارہ سال پالا تھا جس کی آنکھوں کا تُو اجالا تھا
یہ بتا تجھ کو کھو کے کربل میں وہ پھوپھی کس طرح جیئے اکبرؑ

جو میرا بھائی میرِ لشکر تھا سو گیا وہ بھی نہر پر جا کر
خون دریا پہ بہہ گیا اُس کا اور شانے بھی کٹ گئے اکبرؑ

ظلم ڈھائیں گے جس گھڑی اعدا چادریں جب سروں سے چھینیں گے
کس کو بہرِ مدد بلائیں گے جب حرم ہوں گے سر کھلے اکبرؑ

رن میں اظہارؔ پیٹ کر سر کو دلبرِ فاطمہؑ یہ کہتے تھے
یہ بتا مجھ سے اس ضعیفی میں لاش کیسے تیری اٹھے اکبرؑ

شاعرِ اہلِ بیتؑ: علی اظہارؔ